REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۷/۱۲ — یکم اخاء ۱۳۳۷ ہش — یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء — نمبر ۲۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں ÷

— ربوہ ۳۰ ستمبر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی جو چند یوم کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے تھے آج ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں ÷

مولوی برکات احمد صاحب کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ آجکل وہاں مولوی برکات احمد صاحب پسر حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بہت بیمار ہیں۔ انہیں ایک عرصہ سے مرگی کی قسم کے دورے پڑتے ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ اور اب چند دن سے گردے کی تکلیف کا بھی اضافہ ہو گیا ہے اور زہر پیشاب کا اندیشہ ہے۔ مولوی برکات احمد صاحب بہت مخلص اور سلسلہ کے فدائی ہیں اور جاں نثاری سے کام کرنے والے دوست ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ÷

فقط والسلام مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹/۹/۵۸

کیموئے اور متسو کے جزائر فارموسا کیلئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں

"اگر ضرورت پڑی تو کمیونسٹ چین پر بمباری سے دریغ نہیں کیا جائیگا" جنرل چیانگ کا بیان

تائپے ۳۰ ستمبر۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کیموئے اور متسو پر حملہ کرنے کی دھمکی دے کر بلیک میل کر رہا ہے۔ مغربی ملکوں کو کسی حالت میں بھی اسکے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکنے چاہئیں۔ آپ نے کہا میری حکومت کسی حالت میں بھی کمیونسٹوں کے لئے کسی قسم کی مراعات منظور کرنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ مراعات کا نتیجہ ہمیشہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ آپ نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا۔ کہ ... کو منتانگ کیموئے اور متسو کو کمیونسٹ چین پر حملہ کرنے کا ذریعہ قرار دے رہا ہے۔ ... نے کہا کہ یہ جزائر فارموسا کی حفاظت کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ اگر ان پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہو گیا تو فارموسا اپنی حفاظت نہیں کر سکے گا۔ آپ نے کہا کہ کمیونسٹوں نے کیموئے اور متسو کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ لیکن اس محاصرہ کو توڑ دیا گیا ہے اور ان جزیروں کے لئے اب باقاعدہ طور پر گولہ بارود اور رسد پہنچائی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر کمیونسٹ رسد پہنچانے کی راہ میں اسی طرح روڑے اٹکاتے رہے۔ تو میں کمیونسٹ چین پر بھی بمباری کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ آپ نے کہا کہ متسو اور کیموئے کو غیر جانبدار جزیرے قرار دینا نامناسب ہے یہ جزائر فارموسا کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں ÷

پاکستانی روپے کی قیمت کم نہیں کی جائے گی۔

لنڈن میں وزیر خزانہ سید امجد علی کا بیان

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ وزیر خزانہ سید امجد علی نے جو مانٹریل میں دولت مشترکہ کی اقتصادی کانفرنس میں شمولیت کے بعد یہاں پہنچے ہیں ایک بیان میں ان خبروں کو قطعاً غلط قرار دیا ہے۔ کہ حکومت پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا روپے کی قیمت کم کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے اور نہ ہی پاکستان کا اپنا مفاد اس میں ہے کہ قیمت میں کمی کی جائے ÷

یوم تحریک جدید — ۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کے لحاظ سے ماہ اکتوبر سال رواں کا آخری مہینہ ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جملہ جماعتیں محاسبہ کریں کہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میں کس قدر کمی باقی رہ گئی ہے۔ اور سال کے بقیہ ۲۶ دنوں میں اس کمی کو پورا کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اس محاسبہ کے لئے مقامی طور پر جو اجلاس ہو اس میں الفضل مورخہ ۲۷ اگست و ۱۴ ستمبر ۱۹۵۸ء سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ خطبات بھی سنائے جائیں ÷

اس محاسبہ کے خوشکن نتائج دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعتوں کے عہدہ داران حضرات یکم اکتوبر تا ۵ اکتوبر وفود کے ذریعہ وصولی پر پورا پورا زور دیں۔ اور محاسبہ سے پہلے پہلے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا پہلا اور کامیاب سالانہ اجتماع

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ آج ساڑھے چار بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس سالانہ اجتماع کا افتتاح ۲۶ ستمبر کو بعد نماز جمعہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب بی اے۔ ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پرچم کشائی تقریر اور دعا کے ساتھ فرمایا تھا افتتاحی اجلاس میں جو تلاوت قرآن پاک سے شروع کیا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ایمان افروز پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جن میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی ÷

اجتماع میں راولپنڈی کے علاوہ پشاور کیمل پور۔ واہ۔ گوجر خان۔ مری۔ جہلم اور چک ۹۹ شمالی سرگودھا کی مجالس کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے دو نمائندے بھی اجتماع میں شریک

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء

متضاد بیانات

الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں مودودی صاحب روزنامہ "ایشیاء" کے اداریہ کا ایک حوالہ ہم نے پیش کیا تھا جس میں ملک نصر اللہ خاں عزیز نے لکھا ہے کہ قائد اعظم مرحوم نے پاکستان اسلامی قانون کے لئے حاصل کیا تھا وغیرہ

مودودیوں کا اب یہ کہنا مودودی صاحب کے پہلے خیالات سے متضاد ہے جو خاص کر آپ نے اپنی تصنیف "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" حصہ سوم میں ظاہر کئے ہیں۔

صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت ۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں صوفی نذیر احمد صاحب کے ایک مضمون کی پہلی قسط اسی معاملہ کے متعلق شائع ہوئی ہے جس میں صوفی صاحب نے خود مودودی صاحب کے ایک حالیہ بیان پر توجہ دلائی ہے۔ اور جس میں مودودی صاحب نے وہی بات کہی ہے۔ جو ملک نصر اللہ خان عزیز نے اپنے اداریہ میں کہی ہے اسی قسم کی تنقید کی ہے چنانچہ ہم صوفی صاحب کا یہ مضمون اپنے پرچہ میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں جن واقعات کی بناء پر آپ پاکستانی تحریک کے مخالف تھے۔ اب انہی واقعات کو اپنے مطلب پر ڈھالنے کے لئے متضاد بیانی تک کر جاتے ہیں۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کو نہ تو سیاست میں کوئی درک حاصل ہے۔ اور نہ آپ دین کے مقتضیات کو ہی سمجھ سکتے ہیں۔ البتہ آپ جو کچھ ہیں جیسا کہ صوفی نذیر احمد نے لکھا ہے۔ وہ صرف "ابن الوقت" کے لفظ سے ہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ کی تمام پبلک زندگی "سیاسی قلابازیوں" کا ایک تسلسل ہے۔

نہیں کرتے انہیں کچھ دیر لگتی ہے نہاں کرتے
ابھی اقرار ہو چکی ہیں ابھی انکار ہو چکی ہیں

آپ کی باقی بہت سی خوبیاں صوفی نذیر احمد صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہو جاتی ہیں۔

"اس کے بعد ہی آپ نے جون کے کسی پرچہ میں "جماعت صالحین" کا الیکشن مینی فسٹو بھی شائع کر دیا ہے۔ اور اسی الیکشن مینی فسٹو کی دستوری اصلاحات کی آخری دفعہ ۹ میں آپ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے کو پھر شامل تحریک کر دیا ہے حالانکہ اس سلسلے کی پہلی جنگ میں شامل ہونے والی ساری جماعتوں میں سے صرف آپ کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ آپ نے ڈائرکٹ ایکشن کے نتائج کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے صاف انکار کر دیا تھا کہ آپ کا ڈائرکٹ ایکشن میں کوئی حصہ بھی تھا۔ لیکن آج جب آپ الیکشن کے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اور صالحین کو طالحین کے بجائے مرکز ملت پر قابض کرنے کے ارادے سے اتر رہے ہیں، تو اپنی سابقہ شکست سے رجوع کرتے ہوئے خاموشی سے اس سوال کو پھر میدان مبازرت میں لے آئے ہیں۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

اگر صوفی صاحب فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ از سر نو مطالعہ کریں، تو آپ پر مودودی صاحب کی شخصیت کا مالہ وما علیہ منکشف ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم صرف ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری نے ڈی او نمبری BDSS-۱۴۶۸۲ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کے ذریعہ صورت حال کی جو کیفیت ڈپٹی سیکرٹری وزارت داخلہ کو بھیجی۔ اس کے اقتباسات ملاحظہ ہوں

"۱۴۔ ایک تازہ خفیہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل لاہور کے سرگرم ارکان مستقبل کی راہ عمل پر متفق نہیں ہیں جو گروہ حکومت کے خلاف براہ راست اقدام کر کے اس کو مطالبات کی منظوری پر مجبور کرنے کا حامی ہے۔ اس میں آل پاکستان مجلس احرار کے شیخ حسام الدین جماعت اسلامی کے نصر اللہ خاں عزیز۔ اور امین احسن اصلاحی۔ اہلحدیث کے مولانا داؤد غزنوی اور جمعیۃ علمائے اسلام کے عبدالحلیم قاسمی شامل ہیں۔ دوسرا گروہ جو آئینی اور پر امن طریق سے تحریک کو جاری رکھنے کا حامی ہے۔ اس میں آل پاکستان مجلس احرار کے ماسٹر تاج الدین انصاری جمعیۃ العلمائے پاکستان کے مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری اور غلام محمد ترنم حزب الاحناف کے مولانا محمد ارشد پیراہی، شیعہ جماعت کے حافظ کفایت حسین اور مظفر علی شمسی اور "زمیندار" کے مالک مولانا اختر علی شریک ہیں۔ شیخ حسام الدین نے ۲۸ اگست کو اس مسئلہ پر ماسٹر تاج الدین سے گفتگو کی۔ اور ان کو اپنے گروہ کے ممبروں کے خیالات بتلائے۔ انہوں نے ماسٹر تاج الدین کو بتایا کہ جماعت اسلامی جمعیۃ العلمائے اسلام اور انجمن اہلحدیث کے ممبر آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل کی موجودہ پالیسی کو پسند نہیں کرتے۔ اور صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ اگر آل مسلم پارٹیز کی مجلس عمل کسی کمزور پالیسی پر کاربند ہونا چاہتی ہے۔ تو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ماسٹر تاج الدین نے جواب دیا کہ اگر احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈا پاکستان کے دوسرے صوبوں تک وسیع کر دیا جائے۔ تو مرکزی حکومت احمدیوں کے خلاف ہمارے مطالبات منظور کرے گی۔ ماسٹر تاج الدین نے شیخ حسام الدین کو یہ بھی بتایا کہ مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری کسی راست اقدام کے حامی نہیں ہیں۔ وہ بہت ذی اثر بزرگ ہیں۔ اور ان کی رائے کا احترام کرنا چاہیئے ماسٹر تاج الدین نے شیخ حسام الدین سے یہ بھی کہا کہ ہم کو جماعت اسلامی کی ہدایات سے دھوکے میں آکر احمق نہیں بننا چاہیئے کیونکہ اس جماعت کی تو پالیسی یہ ہے۔ کہ حکومت وقت کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں ۔۔۔۔۔۔ جو عناصر راست اقدام کے حامی ہیں۔ ان کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھی جائے گی۔ کیونکہ ان کا سب سے بڑا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ برسر اقتدار سیاسی جماعت کو بدنام کریں۔ اور اس کی قیمت پر اپنی ساکھ میں اضافہ کریں۔ کسی قسم کی آئینی سرگرمی کے خلاف خواہ وہ کتنی ہی لاحاصل اور بیہودہ ہو۔ کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کوئی حکومت اس امر کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کہ اختیار حکومت کو چیلنج دیا جائے۔ اور راست اقدام کی دھمکیاں دی جائیں۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۱۱۴-۱۱۵)

اس سے صوفی صاحب مودودی صاحب کی شخصیت کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔ احراری بے شک بڑے شعلہ بیان ہیں۔ لیکن فسادات پنجاب میں جو قتل و غارت تک نوبت پہنچی۔ اس کی براہ راست ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ سے اس پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔ اور یہ بات الحقائق سے بھی صاف ہو جاتی ہے۔ کہ یہ مودودی صاحب ہی تھے۔ جنہوں نے اپنی ایک تقریر میں یہاں ہندو مسلم فسادات ہو جانے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور یہ مودودی صاحب ہی تھے جنہوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں حکومت سے قیام امن کے لئے اقدامات میں تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

آخر میں صوفی صاحب فرماتے ہیں۔

"یہ یہ آپ کی اور آپ کے ساتھ آپ کے تمام رفقاء کی سعادت نہ ہوگی۔ کہ آپ خالص دینی اخلاص کو بیدار کرتے ہوئے اپنے موقف کا از ابتدا تا انتہا محاسبہ کر جائیں۔ بلاشبہ یہ آپکی سعادت ہوگی۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے ان تمام رفقاء کی سعادت ہوگی۔ کہ جنہوں نے خالص دینی تڑپ سے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلے تو مصالح ملت کے ساتھ دست و گریبان ہونا منظور کیا۔ اور اب آپ اپنی صریح غلطی کو تسلیم کرنے کے بجائے ہر تا... سے اپنے آپ کو ان پر لادے ... چاہتے ہیں۔ جان برادر یہ دین نہیں دین کے نام پر محض دنیا بنانے کی تد... ہے۔ میرے ایک ایک تلخ جملے میں نصح و خیر اندیشی کی ایک دنیا ہے۔ یہ نہ ہوتا تو میں نہ تو آپ سے ملنے کے لئے آپ کے گھر تک پہونچتا۔ اور نہ بار بار آپ کو مخاطب کرتا۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹ ستمبر)

ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ تعاون کرنے سے پہلے ہر شخص کو سوچ لینا چاہئیے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔

اعلان

خواہشمند احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات بر موقعہ جلسہ سالانہ دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب اپنے ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ٹنڈر ۱۰ اکتوبر تک بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(۱) ٹھیکہ نانبائیاں (۲) ٹھیکہ باورچیاں (۳) ٹھیکہ گوشت گائے (۴) ٹھیکہ گوشت ... (۵) ٹھیکہ بہشتیاں (۶) ٹھیکہ بجلی (۷) ... ٹھیکہ گیس (۸) ٹھیکہ صفائی (۹) ٹھیکہ ... پیڑے کروائی و آٹا گندھائی

افسر جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تبشیری پیشگوئیاں

دورِ حاضر میں صداقتِ اسلام کے درخشندہ نشانات

(۱)

(مسعود احمد خاں دہلوی)

تبشیر و انذار

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی نبی اور رسول مبعوث ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہی بنا کر بھیجے گئے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔

(الانعام آیت ۴۹)

اور ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے ہی بھیجتے ہیں۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ تبشیر و انذار ہمیشہ رسولوں کا خاصہ رہا ہے اور ان کی یہ دونوں حیثیتیں ان کی صداقت کے حق میں دلیل کا کام دیتی رہی ہیں چنانچہ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کو ذرا کھول کر بیان کیا ہے فرماتا ہے:۔

رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزاً حکیما ○

(النساء آیت ۱۶۶)

یعنی ہم نے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے تاکہ رسولوں کے بھیجنے کے بعد لوگوں کو اللہ سے عذر کرنے کی گنجائش نہ رہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہاں عذر کی گنجائش نہ رہنے سے جہاں بعثت انبیاء کی غرض معلوم ہوتی ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تبشیر و انذار کو رسولوں کی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے اور اس چیز کو ان کے حق میں صداقت کی ایک دلیل قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشیر و نذیر ہونے کا بار بار ذکر کیا ہے۔ کہیں آپ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

وما ارسلنک الا مبشراً ونذیراً ○ (بنی اسرائیل آیت ۱۰۶)

اور ہم نے تجھے صرف بشارت دینے والا اور عذاب سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اور کہیں خود آپ کی زبان مبارک سے کہلواتا ہے:۔

اننی لکم منہ نذیر و بشیر۔ (ھود آیت ۳)

بیشک میں اللہ کی طرف سے تمہیں ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

اور کہیں اہل کتاب کو مخاطب کرکے کہتا ہے:۔

یا اھل الکتب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر

(المائدہ آیت ۲۰)

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے۔ وہ رسولوں کے انقطاع کے بعد تم سے ہماری باتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشارت دینے والا آیا ہے اور نہ ڈرانے والا۔ سو تمہارے پاس ایک بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے۔

الغرض تبشیر و انذار خدا تعالیٰ کے سچے رسولوں کی ایک بنیادی صفت اور ان کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے اس امر کا ان کی صداقت کے حق میں ایک محکم دلیل ہونا قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی ظاہر ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول

(الجن آیت ۲۸)

وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے رسول کے جسے وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے۔

یہ سب آیات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں پر تبشیر و انذار کے رنگ میں آئندہ پیش آنے والے واقعات ظاہر کرتا ہے اور پھر اس حال میں ظاہر کرتا ہے کہ قیاس کرنے والی کوئی عقل ان کے بارہ میں قیاس نہیں کر سکتی۔ اور نہ دور بینی کا وصف رکھنے والی کوئی آنکھ حالات موجودہ میں ان کے آثار کا مشاہدہ کر سکتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات ہوتا یہ ہے کہ زمانے کی نبض پر ہاتھ اور حالات کی رفتار پر نگاہ رکھنے والے اپنے ناقص علم کی بناء پر یہی سمجھتے اور برملا کہتے ہیں کہ ایسا کبھی ظہور میں نہیں آسکتا لیکن خدا بالآخر اپنی ان پیش خبریوں کو پورا کرکے ثابت کر دکھاتا ہے۔ کہ میں ہی عالم الغیب ہوں اور میرا یہ بندہ جو میرے حکم سے آنے والے واقعات کی خبر دیتا ہے میری طرف سے ہی اصلاح خلق کے لئے مامور کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلعم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے اس حال میں کہ وہ انتہائی کسمپرسی اور گمنامی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ایسی انقلاب انگیز کامیابیوں اور عظیم الشان فتوحات کی پیشگوئیاں کرا دیتا ہے کہ جن کو سن کر کوتاہ بین ہنستے اور ٹھٹھا کرتے ہیں کوئی انہیں دیوانہ کہتا ہے اور کوئی مخبوط الحواس لیکن وہ قادر خدا حالات کو یکسر بدل کر ان کی کسمپرسی اور گمنامی کے زمانے کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو ایسے غیر معمولی رنگ میں پورا کرکے دکھاتا ہے۔ کہ دنیا والے حیرت کے سمندر میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مسیح ثانی کی بعثت کے وقت ذوالسنین ستارہ کا طلوع

ایک اور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا یعنی ان برسوں ستارہ جو پہلے گذر چکے ہیں یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصریؑ کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہو گیا۔ جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور پر دی تھی۔ اسی طرح قرآن کریم کے دیکھنے سے بھی پتہ لگتا ہے۔ واذا العشار عطلت واذا الوحوش حشرت واذا البحار سجرت۔ واذا النفوس زوجت واذا الموؤدۃ سئلت۔ بای ذنب قتلت۔ واذا الصحف نشرت (پ ۳۰) یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جاویں گی۔ اعلیٰ درجہ کی سواری اور بار برداری جن سے ایام سابقہ میں ہوا کرتی تھی یعنی اس زمانہ میں سواری کا انتظام کوئی ایسا عمدہ ہوگا کہ یہ سواریاں بیکار ہو جائیں گی۔ اس سے ریل کا زمانہ مراد تھا۔ وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ ان آیات کا تعلق قیامت سے ہے وہ نہیں سوچتے کہ قیامت میں اونٹنیاں گابھن کیسے رہ سکتی ہیں۔ کیونکہ عشار سے مراد حملدار اونٹنیاں ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں چاروں طرف نہریں نکالی جائیں گی اور کتابیں کثرت سے شائع ہو جائیں گی۔ غرضیکہ یہ سب نشان اسی زمانے سے متعلق تھے۔

اب رہا مکان کے متعلق۔ سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتایا گیا ہے جس سے ہمارا ملک مراد ہے۔ چنانچہ صاحب حجج الکرامہ نے لکھا ہے۔ کہ فتن دجال کا ظہور ہندوستان میں ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ظہور مسیح اسی جگہ ہو جہاں دجال ہو پھر اس گاؤں کا نام قدعہ قرار دیا ہے جو قادیان کا مخفف ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود

سی پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ جن کے انتہائی غیر معمولی ظہور کا تذکرہ کرتے ہوئے غیر قوموں کے مورخ آج بھی ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ یہی ایک واقعہ اسبات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے تحت مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی تو آپ کو نہایت مخدوش حالات میں مکہ کو چھوڑنا پڑا۔ دشمن آپ کے قتل کے درپے تھا، کفار مکہ اس شخص کے لئے کہ جو آپ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے۔ سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کر چکے تھے۔ اگر صرف دنیوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو آپ کے لئے زمین تنگ ہو چکی تھی اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ مکہ سے روانہ ہوئے اور تین دن تک غار ثور میں قیام فرمانے کے بعد آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی معیت میں یثرب کی جانب منزلیں طے کر رہے تھے کہ سراقہ بن مالک انعام کے لالچ میں تعاقب کرتا ہوا قتل کے ارادے سے وہاں آن پہنچا۔ قریب پہنچنے پر جب اس کا گھوڑا دو دفعہ ٹھوکر کھا کر گرا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور بار بار فال لینے پر ہر دفعہ فال اس کے منشاء کے خلاف نکلی تو اس نے سمجھ لیا کہ آپ کا ستارہ اقبال بلند ہے ایک نہ ایک دن سارے عرب پر آپ کا غلبہ ہو جائے گا۔ اس خیال کے آتے ہی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور سارا ماجرا بیان کرنے کے بعد آپ سے درخواست کی کہ آپ سے امن کی ایک تحریر لکھدیں۔ بظاہر حالات امن خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مفقود تھا حتیٰ کہ جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ ان حالات میں گذرنے کے باوجود آپ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ جس کی تعمیل میں انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امن کی تحریر لکھدی۔ اس کے بعد جب سراقہ واپس جانے لگا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جس وقت تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے" سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا "کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران؟" آپ نے فرمایا "ہاں" سراقہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ کہاں صحرائے عرب کا ایک بدو اور کہاں شہنشاہ ایران کے کنگن!

محض دنیوی حالات اور مادی اسباب پر نگاہ رکھنے والے جن انسانوں نے سراقہ سے یہ واقعہ سنا ہوگا۔ وہ ہنستے ہنستے بھول گئے اور کہتے ہوں گے کیا خوب تماشہ ہے امن خود کو میسر نہیں اور دوسروں کو امن کی تحریریں دی جا رہی ہیں۔ اور پھر اپنی کسمپرسی کا یہ عالم ہے کہ نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ جائے پناہ لیکن دوسروں کو خوشخبری دی جا رہی ہے۔ کہ ایران فتح ہونے پر کسریٰ شہنشاہ ایران کے کنگن اس کے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ لیکن ہوا کیا؟ ہنسنے والے اسی طرح ہنستے اور ٹھٹھے کرتے رہے اور وہ خدا جس نے اپنے رسول سے یہ پیشگوئی کرائی تھی اس نے اسے پورا کر دکھایا۔ اس واقعہ کے سترہ سال بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایران فتح ہوا اور سراقہ اس وقت تک نہ مرا جب تک کہ کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھوں میں نہ پہنائے گئے۔ خدا کے سوا اور کون انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں سترہ اٹھارہ سال بعد پیش آنے والے اس عظیم الشان اور محیر العقول واقعہ کی خبر دے سکتا تھا — الغرض خدا تعالےٰ کا اپنے انبیاء کے ذریعے انتہائی ناموافق حالات میں تبشیر و انذار کے طور پر قبل از وقت واقعات کی اطلاع دینا خدا کے عالم الغیب ہونے اور ان انبیاء کے من جانب اللہ ہونے کی ایسی قوی دلیل ہے کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں پر حجت پوری کرتا رہا ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ کی تبشیری پیشگوئیاں

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے ماموریت اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے واقعات کا قرآن کی رو سے ثابت شدہ اس دلیل کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی اور قلوب کو مسخر کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تبشیر و انذار کے رنگ میں اس کثرت سے آپ کو غیب سے اطلاع دی اور پھر اس قدر خارق عادت طور پر اس غیب کو واقعات کی شکل میں پورا کر دکھایا کہ جس کو دیکھ کر عقل دنگ ہوئے بغیر نہیں رہتی اور دل ایک ایسے روحانی سرور سے بھر جاتا ہے کہ جس کی کیفیت کو بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ان سب پیشگوئیوں اور ان کے ظہور کا اس مختصر سے مضمون میں احاطہ کرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے حقیقت یہ ہے کہ ان سب پیشگوئیوں کے تفصیلی بیان کے لئے تو ضخیم کتابیں بھی کفایت نہیں کر سکتیں۔ اس لئے ذیل میں ہم صرف آپ کی بعض تبشیری پیشگوئیوں کا ایک اجمالی نقشہ پیش کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔

ان تبشیری پیشگوئیوں کو ہم نے تین علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت تقسیم کیا ہے اوّل وہ پیشگوئیاں جو آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر خود اپنے متعلق اس وقت فرمائیں۔ جب آپ بالکل گمنامی کی حالت میں تھے۔ اور کسی کو آپ کے وجود کی بھی خبر نہ تھی۔ دوسرے وہ پیشگوئیاں جو آپ نے اپنے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی اور اس کی عظمت کے متعلق فرمائیں۔ تیسرے وہ پیشگوئیاں جو آپ نے دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے اور اس طرح اپنی بعثت کی غرض کے پورا ہونے کے متعلق کیں۔ یہ تقسیم ہم نے محض مطالعہ میں سہولت کے پیش نظر کی ہے ورنہ اصل اور حقیقت کے لحاظ سے یہ تقسیم چنداں اہمیت نہیں رکھتی۔ مقصد تمام پیشگوئیوں کا خواہ وہ آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہوں یا سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور اس کی بزرگی سے متعلق ہوں یا دنیا بھر میں اسلام کے غالب آنے سے ان کا تعلق ہو، ایک ہی ہے۔ یعنی تکمیل اشاعت اسلام اور اس کے نتیجہ میں ایک عالمگیر انقلاب کا عظیم الشان ظہور اسی لئے پیشگوئیوں کی یہ تینوں اقسام ایک ہی سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں جو باہم اس طرح مربوط و متصل ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ تکمیل اشاعت اور غلبۂ اسلام کی بنیادی حقیقت پیشگوئیوں کی ان تینوں قسموں میں یکساں کارفرما نظر آتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر پیشگوئی اپنی ذات میں ان تینوں اقسام کی جامع ہے۔

(باقی)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم شیخ شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وڈھہ رانجھا ضلع سرگودہا مختصر سی علالت کے بعد اپنے گاؤں میں ۹/۵۸ ۹ کو صبح چھ بجے رحلت فرما گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ سردست امانتاً اپنے گاؤں کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم متدین اور مخلص احمدی تھے ہمیشہ اپنے علاقہ میں احمدیت کی روح رواں ثابت ہوئے۔ آخری دم تک تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ قریباً ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی مرکز سے بہت وابستگی تھی — مرحوم نے پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے اپنی یادگار چھوڑے۔ جس میں سے چار لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان سے مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز لواحقین خصوصاً بیوہ اور مرحوم کے چھوٹے تین بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

(اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین رشد صدر محلہ دار البرکات ربوہ)

۲۔ میرے دادا جان شیخ دوست محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ تین سال کی لمبی علالت کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے۔

احباب درجات کی بلندی کے لئے دعا فرما دیں۔ آمین

(سعیدہ اختر قلعہ صوبا سنگھ)

۳۔ میرا لڑکا طارق ٹی بی کا مریض محمود خضر ستمبر ۱۹۵۸ء کو اس کے پھیپھڑے کا اپریشن ہوا۔ جس کی تاب نہ لا کر وہ فوت ہو گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسکو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

(صوفی فضل محمد منڈی فقیر والی۔ ضلع بہاولنگر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور — تزکیۂ نفس کرتی ہے —

چند تنقیدی گذارشیں

مولانا مودودی کی خدمت میں

نمبر ۱

(از صوفی نذیر احمد صاحب ۹۹۸ پان منڈی صدر۔ دہلی)

برادرم جناب مولوی ابو الاعلےٰ صاحب
السلام علیکم۔

(۱) رسالہ ترجمان القرآن بابت ماہ جون اتفاقاً نظر سے گذرا۔ اس کے اشارات کو غور سے پڑھ گیا۔ آپ کے حال و مستقبل پر اپنی حالیہ گذارشات کا اثر معلوم کرنے کے لئے آنکھیں متلاشی تھیں۔ اشارات ختم ہوئے تو حالت یہ تھی ؎

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی
تھک تھک کے گر پڑی نگہ انتظار آج

(۲) ان "اشارات" کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے دینی جذبے نے ایک تحریک کھڑی کی۔ اسی جذبہ کے ماتحت بے شمار قربانیاں دی گئیں۔ جن کے نتیجہ میں وہ دارالتجربہ حاصل ہوا جسے اب پاکستان کہتے ہیں۔ ملت اسلامیہ اور اسلام کی کتنی بدقسمتی ہو گی کہ اتنی قربانیوں کے بعد جو سرزمین ملی وہاں صالحین کی قیادت کی بجائے طالحین کا کوئی گروہ سوء اتفاق سے مسلط ہو جائے اور دینی جذبے کی اس پیداوار کو ضائع کر دے۔

پورے اشارات کی یہ تلخیص ہے۔ پاکستان تحریک کے پس منظر کے متعلق آج آپ کا یہ بیان اور موقف ہے۔ ذرا اپنے مطالب و معانی کے متعلق مطمئن ہونے کے لئے اپنے اشارات پر پھر ایک نظر ڈال لیجئے۔

(۳) اب اس کے ساتھ ہی گذارش ہے کہ اپنے مجموعہ مضامین "مسلمان اور سیاسی کشمکش" حصہ سوم کے مختصر سے اقتباسات کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ یہ اقتباسات اسی تحریک پاکستان کے متعلق ہیں۔ مگر آپ کی یہ تشریح و تنقید پاکستان ۱۹۴۷ء سے پہلے کی ہے۔

(الف) "میرے نزدیک یہ صورت حال اسلام کے لئے وطنی تحریک سے کچھ کم خطرناک نہیں۔ اگر ہندوستان کے مسلمانوں نے دین سے بے بہرہ لوگوں کی قیادت میں ایک "بیدین قوم کی حیثیت سے" اپنا علیحدہ وجود برقرار رکھا بھی جیسے کہ ترکی و ایران میں وہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تو ان کے اس طرح زندہ رہنے میں اور کسی غیرمسلم قومیت میں فنا ہو جانے میں آخر فرق ہی کیا ہے

(ب) اپنی اس قوم پرستانہ تحریک کے لئے آپ کو اسلام کا نام استعمال کرنے کا حق نہیں۔ کیونکہ اسلام ہر قسم کی قوم پرستی کا دشمن ہے خواہ وہ ہندوستانی قوم پرستی ہو یا نام نہاد مسلم قوم پرستی۔"

(ج) "یہ انبوہ عظیم جسے مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں اور نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔"

(۴) پاکستان تحریک جس وقت حصول پاکستان کے لئے مصروف عمل تھی۔ اس وقت آپ کی نگاہ میں اس کی ساری قدر و قیمت وہ تھی جو صدر کے تین اقتباسوں میں پیش کی گئی ہے۔ یعنی ۱۹۴۷ء سے پہلے کی آپکی سب تحریرات اس تحریک کی اور اس کے ساتھ ہی آزادیٔ ہند کی تحریک کی بیخ کنی کے محور کے اردگرد گھومتی ہیں۔ لیکن آج جون ۱۹۵۸ء میں آپ کا یہ اظہار و اعتقاد ہے کہ تحریک پاکستان عمیق جذبے اور غایت درجہ بیش بہا دولتوں اور قربانیوں کے بعد پروان چڑھی ہے۔ لہٰذا اسے جلد سے جلد طالحین کے اتفاقی قبضہ سے نکال کر صالحین کے قبضہ میں لے آنا چاہیئے۔

اس کے بعد ہی آپ نے جون کے اسی پرچے میں "جماعت صالحین" کا ایک الیکشن مینی فسٹو بھی شائع کر دیا ہے اور اسی الیکشن مینی فسٹو کی دستوری اصلاحات کی آخری دفعہ (۹) میں آپ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے کو پھر شامل تحریک کر دیا ہے۔ حالانکہ اس سلسلے کی پہلی جنگ میں شامل ہونے والی ساری جماعتوں میں سے صرف آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ نے ڈائرکٹ ایکشن کے نتائج کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے صاف انکار کر دیا تھا کہ آپ کا ڈائرکٹ ایکشن میں کوئی حصہ بھی تھا۔ لیکن آج آپ الیکشن کے میدان میں اتر رہے ہیں۔ اور صالحین کو طالحین کے بجائے مرکز ملت پر قابض کرنے کے ارادے سے اتر رہے ہیں تو اپنی سابقہ شکست سے رجوع کرتے ہوئے خاموشی سے اس سوال کو پھر میدان مبارزت میں لے آئے ہیں۔

اب اگر پاکستان کے متعلق آپ کا بیان و اظہار یعنی یہ حق ہے تو لامحالہ اور بالیقین ۱۹۴۷ء سے پہلے کے اس سلسلے کے آپ کے خیالات۔ تحریرات۔ اور مخالفتیں بالکل باطل تھیں۔ اور اگر وہ خیالات۔ تحریرات اور مخالفتیں حق پر مبنی تھیں تو پھر آپ کا آج کا موقف بالکل باطل و غلط ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ بلاشبہ سیاسی جماعتیں اسی انداز پر صبح و شام اپنے موقف مسلک بلکہ مقاصد تک کو بدلتی رہتی ہیں۔ لہٰذا عام سیاسی اعتبار سے آپ کی یہ تبدیلی ماہیت بھی سیاسی ابن الوقتی کا ایک نمونہ سمجھی جانی چاہیئے تھی لیکن آپ کے سلسلہ میں یہ تسامح اس لئے ایک ناقابل اغماض جرم بن جاتا ہے کہ آپ نے اپنی ان تمام سیاسی تدبیروں اور اپنے ہوا و تمنا کے ان سب غلط و صحیح اتباعوں پر "کل دین کی طرف دعوت" کا مقدس عنوان چپکا رکھا ہے۔ لہٰذا آپ کا نام انفرادی و اجتماعی سکون و حرکت اسی آئینہ میں دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کی یہ تدبیریں باطل ہیں تو آپ کی تشریحات دین باطل کا ایک انبار ہے اور کچھ نہیں اور جو لوگ اتنے بڑے شعوری تضاد و تخالف احوال کو دیکھتے ہوئے بھی آپ کے اتباع کو ایک دین حق سمجھتے ہیں۔ وہ پیر پرستی اور طبقاتی عصبیت کی اس پست ترین سطح پر آ چکے ہیں کہ جہاں انسان دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا اور سنتے ہوئے بھی نہیں سنتا۔

(۵) کیا یہ آپ کی اور آپ کے تمام رفقا کی سعادت نہ ہو گی کہ آپ خالص دینی اخلاص کو بیدار کرتے ہوئے اپنے موقف کا از ابتدا تا انتہا محاسبہ کر جائیں بلاشبہ یہ آپ کی سعادت ہو گی اور آپکے ساتھ اور آپ کے ساتھ آپ کے تمام رفقاء کی سعادت ہو گی کہ جنہوں نے خالص دینی تڑپ سے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلے تو مصالح ملت کے ساتھ دست و گریبان ہونا منظور کیا۔ اور اب آپ اپنی صریح غلطی کو تسلیم کرنے کی بجائے ہر تاویل سے اپنے آپ کو ان پر لا رہے رکھنا چاہتے ہیں جان برادر یہ دین نہیں بلکہ دین کے نام پر محض دنیا بنانے کی تدبیریں ہیں۔ میرے ایک ایک تلخ جملے میں نصح و خیر اندیشی کی ایک دنیا ہے۔ یہ نہ ہوتا تو میں نہ تو آپ کے ملنے کے لئے آپ کے گھر تک پہنچتا۔ اور نہ بار بار آپ کو مخاطب کرتا۔ (باقی)

(صدق جدید لکھنؤ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء)

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے لئے ۴ تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء ہفتہ منایا گیا ہے اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم کی وفات پر

جماعت احمدیہ کوئٹہ کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک خاص اجلاس مورخہ ۱۹ ستمبر کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور ہوا ۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ خاص اجلاس مکرم شیخ کریم بخش صاحب کی وفات کو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے لئے ایک سانحہ تصور کرتے ہوئے۔ ان کے پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ شیخ کریم بخش صاحب مرحوم سلسلہ کے جواں ہمت، باعزم اور مخلص بزرگ تھے۔ اور غیرت اسلام کا ایک بے پناہ جذبہ اپنے دل میں رکھتے تھے۔ آپ گذشتہ ۳۷ سال سے جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ منسلک تھے۔ اور آپ نے ہمیشہ ہی خدمت خلق کو اپنے نفس پر مقدم سمجھا۔ سلسلہ کی خدمت کو آپ نعمت عظمیٰ سمجھتے۔ اس کے لئے قربانی کا جذبہ آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا تھا۔ ہر وہ آواز جو مرکز سلسلہ یا مقامی جماعت کی طرف سے مالی قربانی کے لئے اٹھتی آپ اس پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف خود پیش پیش نظر آتے۔ بلکہ اپنے تمام خاندان کو اس خدمت میں شامل کر لیتے۔ آپ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے بانیوں میں سے تھے اور اس عرصہ میں آپ نے جماعت کی امارت اور نائب امارت کے علاوہ مختلف عہدوں پر نہایت خوش اسلوبی سے کام کیا۔ آپ کی وفات سے بظاہر جماعت احمدیہ کوئٹہ میں ایک خلاء سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہم خدائے لایزال و لم یزل کے فضل و رحمت پر نظر رکھتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سنت کے ماتحت اس خلاء کو پر کرے گا۔ آپ نے تقریباً دو سال کی لمبی بیماری میں صبر و استقلال کا خاص نمونہ پیش کیا۔ مرض کے اس شدید دور میں بھی جب بھی کبھی آپ کو ذرا افاقہ ہوتا تو فوراً مسجد میں آ پہنچتے

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کی اولاد کو بھی جو کہ آپ ہی کی تربیت کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کے ساتھ خاص اخلاص رکھتی ہے آپ کے نقش قدم پر اس طرح گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے کہ شیخ کریم بخش صاحب مرحوم ہم میں اب بھی موجود رہیں۔

(فیض الحق خان امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

مجلس انصار اللہ کوئٹہ کی قرارداد

مجلس انصار اللہ کوئٹہ کا یہ خاص اجلاس مکرم جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم کی وفات پر انتہائی رنج و غم محسوس کرتا ہے۔ اور اس حادثہ کو مجلس انصار اللہ کوئٹہ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔ اور آپ کے پسماندگان کے ساتھ گہری دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم مجلس انصار اللہ کے ایک سرگرم اور جواں ہمت رکن ہی نہ تھے، بلکہ اپنے اخلاص اور محبت کی وجہ سے مجلس مقامی میں ایک امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ممبران مجلس انصار اللہ کوئٹہ

فطرانہ کی تقسیم

آئندہ کے لئے فطرانہ عید الفطر کی تقسیم کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تمام جماعتیں فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوایا کریں۔ یہ رقم مخصوص طور پر ربوہ کے غرباء میں تقسیم کی جایا کرے گی۔ باقی رقم یعنی فطرانہ کا ۹/۱۰ حصہ جماعتوں کو اپنے اپنے ہاں کے غرباء میں تقسیم کرنے کی اجازت ہے البتہ جو رقم بچ رہے وہ نظارت بیت المال کو بھجوا دینی چاہیئے۔ اسے مقامی طور پر کسی دوسرے مصرف میں لانے کی اجازت نہیں ہے اور آئندہ غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے بھی فطرانہ میں سے کوئی رقم ریزرو نہیں رکھی جا سکتی پس سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ آئندہ فطرانہ کی رقم بھیجتے وقت اس امر کی وضاحت کر دیا کریں۔ کہ اس میں سے اتنی رقم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو ادا کی جاوے اور اتنی رقم نظارت بیت المال کے حساب میں جمع ہو۔

نوٹ :۔ ربوہ کے محلہ جات کے لئے یہ فیصلہ ہے کہ وہ فطرانہ کی کل رقم کا ایک چوتھائی حصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پشاور میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

بعض مقامی حالات کی بناء پر جماعت احمدیہ پشاور نے یوم سیرۃ النبی صلعم بجائے ۷ ستمبر ۱۴ ستمبر کو منایا۔ یہ مبارک تقریب پورے پانچ بجے بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں خاکسار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تلاوت قرآن کریم سے اس جلسہ کا افتتاح کیا۔ مکرم مرزا نثار احمد صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی مشہور نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم میاں عبد الرفیق صاحب قائد ضلع نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کا مضمون زیر عنوان "حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" پڑھا۔

آخر میں مولانا چراغ الدین صاحب فاضل نے ایک گھنٹہ کے قریب تقریر کی آپ نے بتایا کہ محمد رسول اللہ صلعم اور آپ کے ماننے والوں کا فرض اولین تبلیغ تھا۔ آپ نے اس فریضہ کو احسن طور پر ادا کیا۔ آپ نے اپنے رشتہ داروں سے شروع کی۔ آپ نے دوستوں کو تبلیغ کی۔ آپ نے اشد ترین دشمنوں کو تبلیغ کی۔ آپ نے اہل مکہ کو تبلیغ کی۔ آپ نے اردگرد کے قبائل کو تبلیغ کی۔ آپ نے اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے جانی۔ مالی۔ ہر قسم کی قربانی کی۔ اور اس لحاظ سے آپ کی زندگی قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

(خاکسار شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی پوتی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد حسین خاں ضلعدار پنشنر ڈاکخانہ چک ۹۲ شمالی)

۲۔ میری ہمشیرہ ایک سال سے ذیابیطس کی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فرمائے۔ (محمود احمد سابقہ پکا آڑھتی علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ)

۳۔ میں تین چار یوم سے بیمار ہوں۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمودہ بیگم دارہ کنٹ)

۴۔ عزیزہ ذکریا بیگم قریباً ۱ ماہ سے بعارضہ وجع المفاصل اور پلورسی بیمار ہے۔ آرام نہیں نہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار محمد الدین دوکاندار چک ۷۸ شمالی)

۵۔ میرا چھوٹا بھائی مرزا مختار راولپنڈی میں سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار حوالدار مرزا غلام احمد چکدال ٹاؤن)

۶۔ خاکسار کا لڑکا احمد سعید اختر بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ احباب عاجل و کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار فضل الرحمٰن ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ضلع سرگودھا)

۷۔ میں کافی عرصہ سے بواسیر کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ ایک ماہ سے بیماری کا زیادہ زور ہے۔ احباب دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(چوہدری سردار علی احمدی تھال)

۸۔ میری اہلیہ (بنت حاجی نصیر الحق صاحب) عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں حالت زیادہ خراب ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد احمد خاں ریلوے انجینیئر سلطانپورہ لاہور)

۹۔ مورخہ ۱۱/۹ کو پیر فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سانگھڑ۔ سیکرٹری تعلیم ڈویژنل جماعت احمدیہ حیدر آباد۔ کنری میں ہونے والے جلسہ میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے کہ سمارہ کے مقام پر ایک بیل گاڑی کے ساتھ تصادم ہونے کی وجہ سے ان کی ٹانگ پر سخت چوٹ آئی ہے ان کی صحت کامل کے لئے درخواست دعا ہے۔

صوبیدار نور محمد ملک سیکرٹری اصلاح و ارشاد

۱۰۔ خاکسار کا بھتیجا عزیز توصیف احمد کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرماوے۔ (نعیم اللہ بھیروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۱۱۔ میرا بھتیجا ملک منور احمد و بھتیجی رشیدہ خانم بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی)

تونسہ بیراج کا افتتاح اب آئندہ سال مارچ میں ہوگا

صدر سکندر مرزا رسم افتتاح ادا کریں گے

ملتان ۲۹ ستمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے مشہور تونسہ بیراج کا باقاعدہ افتتاح آئندہ سال مارچ میں ہوگا۔ افتتاح کی رسم صدر مملکت میجر جنرل سکندر مرزا ادا کریں گے۔

ایک بااختیار ذریعے نے بتایا ہے کہ اس عظیم الشان منصوبے کے افتتاح کے لئے پہلے آئندہ ماہ اکتوبر مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن اب اسے کئی ماہ کے التواء سے مارچ میں کھولا جائیگا۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ افتتاح کی یہ رسم ٹھیک کونسی تاریخ کو ادا کی جائے گی۔

تونسہ بیراج کا منصوبہ بہت بڑا اور مختلف النوع ہے۔ اس کی بدولت ضلع مظفرگڑھ اور ضلع ڈیرہ غازیخاں میں کم از کم بیس لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوگی اور اس سے کم ترقی یافتہ علاقے کے لئے خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا۔

مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۲۸ ستمبر۔ خان عبدالقیوم خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۵ اکتوبر کو لاہور میں ہوگا۔ مرکزی لیگ کونسل کا اجلاس لکشمی بلڈنگ لاہور میں ۲۸ اکتوبر اور ۲۹ اکتوبر کو ہوگا۔

لنڈن میں ایک پاکستانی شہری قتل کر دیا گیا

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ لنڈن میں مسلح نوجوانوں کے ایک گروہ نے ایک پاکستانی شہری بنگلم گوپالن کو ہلاک کر دیا ہے۔ گوپالن کو پرسوں شب شدید گھائل کر دیا گیا تھا۔ وہ کل زخموں کی تاب نہ لاکر ہسپتال میں چل بسا۔

گوپالن پر جس جگہ قاتلانہ حملہ کیا گیا وہیں تھوڑی دیر قبل ایک انگریز خاتون کو چھرا مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ ابھی اس امر کی تحقیقات کی جا رہی ہے کہ آیا ان دونوں واقعات میں کوئی تعلق ہے۔ کل رات گئے تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تھی۔

رنگ و نسل کا مسئلہ اور لیبر پارٹی

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ برطانوی لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ کی طرف سے کل ایک بیان جاری کیا گیا جس میں نسلی مسئلہ کے متعلق پارٹی کی پالیسی کی وضاحت کی گئی ہے۔ بیان میں وعدہ کیا گیا ہے کہ اگلی لیبر حکومت ایسے قوانین نافذ کرے گی جن کے رو سے پبلک مقامات پر رنگ و نسل کی تمیز کو خلاف قانون قرار دیدیا جائے گا۔ نیز حکومت ہر قسم کے امتیازات اور تفریق ختم کرنے کے لئے اپنے پورے اثر و رسوخ سے کام لے گی۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ اگر دولت مشترکہ کے باشندوں کے برطانیہ میں داخلہ پر قانوناً کوئی پابندی لگائی گئی۔ تو اس سے دولت مشترکہ میں برطانیہ کی حیثیت کو زبردست نقصان پہنچے گا۔ اور دولت مشترکہ کے عوام کا اعتماد متزلزل ہو جائے گا۔

بیان میں لیبر پارٹی کے اس موقف کی پابندی کا عہد کیا گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے پسماندہ ملکوں کے اقتصادی اور سماجی حالات بہتر بنانے کے لئے برطانیہ کی قومی آمدنی کا ایک فیصد مخصوص کیا جائے گا

نسلی ادغام پر سپریم کورٹ کا فیصلہ

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کی سپریم کورٹ عنقریب لٹل راک (آرکنساس) کے سکولوں میں نسلی ادغام کے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کا باقاعدہ اعلان کرے گی۔ واضح رہے کہ ۱۲ ستمبر کو سپریم کورٹ نے ایک مختصر اعلان کے ذریعے اپنے اس سابقہ فیصلہ کی توثیق کر دی تھی کہ نسلی ادغام کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اس فیصلے کے قانونی پہلوؤں اور دوسری تفاصیل کا اعلان اب کیا جائے گا۔ ادہر بالٹی مور میں فیڈرل کورٹ نے ریاست ورجینیا کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے کہ فارفوک (ورجینیا) کے سکولوں میں نسلی ادغام کے حکم پر عملدرآمد ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے اس ریاست کے قانون کے تحت کالے اور گورے بچے ایک ہی کلاس روم میں نہیں بیٹھ سکتے چنانچہ پہر سے نارفوک کے تمام سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔

ادھر آرکنساس کے گورنر نے نسلی ادغام کے مسئلہ پر ریاست میں جو استصواب کرایا ہے اس کے نتائج موصول ہونے شروع ہو گئے۔ بتیس میں سے اٹھارہ حلقوں میں استصواب مکمل ہو چکا ہے۔ اور موصول شدہ نتائج کے مطابق پانچ ہزار نو سو چھیاسی نوجوانوں نے کالے اور گورے بچوں کو الگ الگ پڑھانے اور چار ہزار ایک سو چھیانوے افراد نے انہیں ایک ساتھ تعلیم دینے کے حق میں ووٹ ڈالے ہیں۔

ایک سو پاکستانی طلبا تعلیم کیلئے بیروت جائیں گے

کراچی ۲۹ ستمبر۔ امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کے تربیتی پروگرام کے تحت اس سال ایک سو سے زائد پاکستانی طلباء بیروت کی امریکن یونیورسٹی میں تعلیم پانے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ انڈر گریجوایٹ کیٹیگری میں منتخب کئے گئے۔ پچیس طلباء آج بیروت روانہ ہونے والے تھے۔ وہ اس یونیورسٹی میں چار سال تک تعلیم حاصل کریں گے اور زراعت، فارمیسی، انجینئرنگ یا ایجوکیشن کے شعبوں میں ڈگریاں حاصل کریں گے۔ پوسٹ گریجوایٹ طلبا اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بیروت روانہ ہوں گے۔ جہاں وہ ایک سال تک ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے تعلیم پائیں گے وہ پبلک ہیلتھ ایجوکیشن یا زراعت میں سے کوئی ایک مضمون لیں گے۔ پاکستانی طلبا کی تربیت کا منصوبہ ایک علاقائی پروگرام ہے۔ اس منصوبے پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے۔ وہ پاکستان کے لئے مختص کی گئی۔ آئی سی اے کے باقاعدہ فنڈز کے علاوہ ہے

یہ پروگرام ۱۹۵۵ء سے شروع ہوا تھا اور اس وقت چھ طلبا بیروت تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ ۱۹۵۷ء میں اکتیس طلبا اور پچھلے سال ساٹھ طلبا گئے تھے

ڈلیس سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ ایوان نمائندگان کے ڈیموکریٹک رکن مسٹر فرینک چیلف نے مسٹر ڈلیس وزیر خارجہ امریکہ کے نام ایک خط ارسال کرکے ان سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے خط میں مسٹر ڈلیس کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ چونکہ آپ نے چیانگ کائی شیک کو اجازت دے دی ہے کہ ایک ایسے مسئلہ پر جو امریکہ اور دنیا کے عوام کے لئے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ آپ کو زچ کر دے۔ اس لئے آپ کو مستعفی ہو جانا چاہئے

شیخوپورہ میں خودکار ٹیلیفون ایکسچینج

شیخوپورہ ۲۹ ستمبر کل سے شیخوپورہ میں سو لائنوں پر مشتمل ہندسوں والے خودکار ٹیلیفون ایکسچینج نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس خودکار ایکسچینج کے نصب ہونے کے بعد شیخوپورہ کا پچاس سالہ پرانا میگنیٹو سسٹم ایکسچینج جو عوام بالخصوص کاروباری حلقوں کے لئے دردسر بنا ہوا تھا۔ اٹھا دیا گیا۔ نئے طریق کار میں ٹیلیفون ہولڈرز کے لئے یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ وہ لاہور اور جڑانوالہ سے براہ راست صفر اور نمبر پر رابطہ قائم کر سکیں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس ایکسچینج پر مجموعی لاگت ۔ لاکھ روپے آئی ہے

بھاشانی کی صدارت میں کسانوں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر مولانا بھاشانی کی صدارت میں کسان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا بھاشانی نے تقریر کرتے ہوئے کسانوں کو اپنے مطالبات منوانے کے لئے

کوٹ ادو ڈھاکش میں سیلاب سے نقصان

کوٹ ادو ڈھاکش ۲۹ ستمبر۔ سیلاب کی وجہ سے کوٹ ادو ڈھاکش اور نواحی علاقے میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بعض دیہات میں ابھی تک تین تین چار چار فٹ پانی کھڑا ہے سیلاب کی وجہ سے اجناس خوردنی کی قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں۔ گندم کا آٹا ایک روپے کا دو سیر فروخت ہو رہا ہے۔

نظر بندوں کو پاکستان میں منتقل کرنے کی اپیل

راولپنڈی ۲۹ ستمبر۔ کل تحریک آزادی کشمیر کے رضاکاروں نے راولپنڈی میں تین جلوس نکالے۔ تحریک کے متعدد لیڈروں نے ارکان جلوس کو مخاطب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ سیاسی نظر بندوں کو آزاد کشمیر کی جیلوں میں منتقل کرے۔ ارکان جلوس نے "آزادی کشمیر خون کی طلب گار ہے" "کشمیر پاکستان بن جائے گا" کے نعرے لگائے۔

برمی پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس

رنگون ۲۹ ستمبر ۲۹ اکتوبر کو برمی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا جس میں برما کے متعلق وزیر اعظم رپورٹ پیش کریں گے کہ جنرل نیون کمانڈر انچیف کو عارضی وزیر اعظم کی حیثیت سے کام کرنے دیا جائے۔ اونو اور جنرل نیون نے ایک دوسرے کو جو خطوط لکھے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ اونو یہ چاہتے تھے کہ نومبر میں عام انتخابات ہوں لیکن اب انہیں احساس ہوا ہے کہ انتخابات آزادانہ نہیں ہو سکتے لہذا ان کی تجویز یہ ہے کہ اٹھائیس اکتوبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہو۔ جنرل نیون نے اونو کے نام جو خط لکھا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ میں ایسی عارضی حکومت قائم کروں گا جس میں کسی سیاسی پارٹی کو شریک نہیں کیا جائے گا۔ جنرل نیون نے فوجوں کے نام ایک پیغام بھیج کر انہیں ہدایت کی ہے کہ انہیں سیاست سے بالکل بالاتر رہنا چاہئے اس اثناء میں فوج اہم ناکوں پر متعین کر دی گئی ہے تاکہ صورت حال کی پوری نگرانی ہو سکے۔

جدوجہد شروع کرنے کی تلقین کی آپ نے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کا خیال یہ ہے کہ خونیں انقلاب کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

ری پبلکن پارٹی کے انتخابی منشور کی منظوری

ہر شعبہ میں اصلاح کے وعدے کنونشن ختم ہو گیا

لاہور ۳۰ ستمبر۔ کل پاکستان ری پبلکن پارٹی کے کنونشن میں پارٹی کے تمام ارکان کو آزادی دے دی گئی کہ وہ اپنے علاقوں میں عوام کی خواہشات کے مطابق ون یونٹ کے حق میں یا اس کے خلاف انتخابی مہم کے دوران یا انتخابات کے بعد جو چاہیں طرز عمل اختیار کریں اس سلسلہ میں ری پبلکن پارٹی کی طرف سے اپنے ارکان یا رائے دہندگان پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو گی۔

ری پبلکن پارٹی نے ون یونٹ کے بارے میں یہ پالیسی انتخابی منشور کے ایک حصہ کے طور پر منظور کی ہے۔ منشور کی اس نئی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ ون یونٹ کے مسئلہ کا فیصلہ قوم کی آزادانہ مرضی پر چھوڑ دینا چاہیئے اور چونکہ یہ مقصد صرف انتخابات کے ذریعہ ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہو گا کہ اس سلسلہ میں ری پبلکن پارٹی کے ارکان یا رائے دہندگان پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے

پورا انتخابی منشور کسی بحث کے بغیر "متفقہ طور پر" منظور کر لیا گیا۔ اور پھر شام کے سوا چھ بجے دو روزہ کنونشن ختم کر دی گئی اس سے قبل ملک فیروز خاں نون کو پھر پارٹی کا صدر اور ارباب نور محمد خان کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ باقی عہدیداروں کے انتخاب کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا۔

اٹھارہ دفعات پر مشتمل یہ انتخابی منشور کنونشن کے صبح کے اجلاس میں مسٹر یوسف خٹک نے پیش کیا تھا۔ ملک فیروز خاں نون کی زیر صدارت اس اجلاس کی تقریباً ایک گھنٹہ کی کارروائی میں مجوزہ منشور پڑھ کر سنایا گیا اور پھر ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جسے دوسرے اجلاس تک مختلف دفعات میں مناسب ترامیم تیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے چار بجے سہ پہر سے سوا چھ بجے شام تک جاری رہا جس کے دوران انتخابی منشور بعض معمولی ترامیم کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ موید کے سوا کسی اور مندوب نے اس مسئلہ پر لب کشائی نہ کی۔ بعد ازاں دو تین قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں سے ایک قرارداد میں مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ "جب تک کراچی کے مستقبل کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک وفاقی دارالحکومت کا نظم و نسق چلانے کے لئے چیف کمشنر کی امداد کے لئے ایک مشاورتی کونسل قائم کی جائے۔

دو روزہ ری پبلکن کنونشن ختم ہونے سے پہلے ملک فیروز خاں نون نے پارٹی کے صدر کے طور پر ...

مندوبین کا شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دلایا کہ ری پبلکن حکومتیں کنونشن کے منظور کردہ انتخابی منشور پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے

آپ نے کہا کہ ہم اس سلسلہ میں انتخابات کا انتظار نہیں کریں گے۔ بلکہ کنونشن کے اس ہدایت نامہ پر ابھی سے عمل شروع کر دیں گے۔

ملک فیروز خاں نون نے اپنے اس دیرینہ اعلان کا اعادہ کیا کہ ری پبلکن پارٹی پاکستان میں جمہوریت کے تحفظ کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرے گی۔ آپ نے کہا کہ اگر کسی طاقت نے ملک میں دنگا فساد برپا کر کے اکثریت کے ہاتھ سے حکومت چھیننے کی کوشش کی تو ہم پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کریں گے

آپ نے یقین ظاہر کیا کہ ری پبلکن حکومت قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف جو اقدام کرے گی اسے عوام کی پوری تائید حاصل ہو گی۔

جنرل اسمبلی میں عالمی امور پر بحث

نیویارک ۳۰ ستمبر۔ آج جنرل اسمبلی میں عالمی امور پر پھر بحث شروع ہونے والی ہے۔ لیکن توقع ہے کہ اب مشرق وسطےٰ کے بجائے مشرق بعید بحث کا موضوع بنے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ بھی مشرق وسطےٰ کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے۔

برمی حکومت کا تختہ نہیں الٹا گیا؟

کراچی ۳۰ ستمبر۔ سفیر برما متعین کراچی نے ایک اعلان کے ذریعہ اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ برمی فوج نے حکومت برما کا تختہ الٹ دیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ دراصل اونو وزیر اعظم اور جنرل نیون کمانڈر انچیف میں ایک سمجھوتہ ہو گیا تھا جس کے مطابق وزیر اعظم نے کمانڈر انچیف سے درخواست کی تھی کہ جب اونو اٹھائیس اکتوبر کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں اپنے استعفےٰ کا اعلان کریں تو جنرل نیون عارضی طور پر حکومت کی قیادت سنبھال لیں۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ عام انتخابات منصفانہ ہوں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ برما میں پہلے بھی امن تھا اور اب ...

"اساتذہ ہڑتال نہ کریں"۔ وزیر بلدیات کی اپیل

"تنخواہیں بڑھائی جا رہی ہیں لیکن حکومت بورڈ سکولوں کو اپنی تحویل میں نہیں لے سکتی"۔

لاہور ۳۰ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر بلدیات سید حسن محمود نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ چونکہ حکومت ڈسٹرکٹ بورڈ اساتذہ کی تنخواہ سرکاری اساتذہ کے سکیل کے مطابق کرنے کا مطالبہ پہلے ہی اصولی طور پر منظور کرنے کا اقرار کر چکی ہے۔ اسلئے بورڈ اساتذہ کو یکم اکتوبر سے ہڑتال نہیں کرنی چاہیئے۔

مسٹر حسن محمود نے بورڈ سکولوں کو صوبائی حکومت کی تحویل میں لینے کے مطالبہ کی مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ وہ اپنے کام کی مرکزیت ختم کر کے اسے بلدیاتی اداروں کے ذریعے پھیلا دینا چاہتی ہے تاکہ مقامی ذمہ داری کے احساس سے معاملات کا انتظام بہتر طریق سے چلایا جائے

موصوف نے اس بیان میں کہا ہے کہ حکومت ڈسٹرکٹ بورڈ اساتذہ کو مطمئن رکھنا چاہتی ہے۔ .... لہذا وہ مطالبات جو ٹیچرز یونین نے پہلے پیش کئے تھے قبول کر لئے گئے وہ یہ ہیں :۔

(۱) لوکل باڈیز کے اساتذہ کی سالانہ ترقی خود بخود ہو جانی چاہیئے۔ اور اس کی ادائیگی انہیں مقررہ تاریخوں پر ہونی چاہیئے۔ اگر خاص حالات کے تحت کسی کی ترقی روک دی گئی ہو تو اسے اس کی وجوہ سے قبل از وقت مطلع کرنا چاہیئے۔

(۲) ایک جگہ سے دوسری جگہ پر اساتذہ کے بار بار تبادلے نہیں ہونے چاہئیں۔ اور انتہائی خاص حالات کے سوا کسی ٹیچر کو ایک جگہ عام طور پر تین سال تک متعین رہنا چاہیئے۔

(۳) نیا مہینہ شروع ہوتے ہی اساتذہ کو تنخواہ مل جانی چاہیئے اور ۱۰ تاریخ سے زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(۴) ۱۹۵۲ء میں اضلاع منٹگمری، لائلپور اور سرگودھا کے اساتذہ کو جو سلیکشن گریڈ دیئے گئے تھے وہ ادا کر دیئے جائیں اور بقائے بھی دیئے جائیں۔

وزیر بلدیات نے یقین دلایا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت میں اساتذہ سے اچھا سلوک کیا جائے گا اساتذہ کو چاہیئے کہ تبادلوں، تنخواہ کی ادائیگی، سلیکشن گریڈ اور سالانہ ترقی وغیرہ کے سلسلے میں حکومت کی ہدایت کے خلاف جو بے ضابطگیاں ہوئی ہوں وہ ان کے نوٹس میں لائیں تو متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اساتذہ نے پہلے جو مطالبات پیش کئے تھے حکومت ان کے قابل عمل حل پر غور کے لئے تیار ہے۔

وزیر بلدیات نے کہا کہ اساتذہ یکم اکتوبر سے ہڑتال نہ کریں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو حکومت متبادل انتظام کر لے گی۔ تاکہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ انہوں نے یہ یقین ظاہر کیا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سکول ایک دن بھی بند نہیں رہیں گے۔ اور حکومت صورت حال پر قابو پا لے گی +

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا سالانہ اجتماع

(از ...) ہوئے۔ اجتماع کا پروگرام دینی، علمی، ذہنی ... تحریری و تقریری اور ورزشی مقابلوں پر مشتمل تھا جن میں خدام و اطفال ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ مورخہ ۲۸ ستمبر کو مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے اور بعد ازاں لمبی دعا کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم بابو اللہ بخش صاحب نے کرائی اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

مصر میں پٹرولیم کے اعلیٰ ادارے کا قیام

لندن ۳۰ ستمبر۔ صدر ناصر نے مصر میں تیل نکالنے، تیل کی تلاش کرنے اور تیل سے متعلق عام پالیسی وضع کرنے کے لئے پٹرولیم کا اعلیٰ ادارہ قائم کر دیا ہے